مماثل بیانات

''یہ امر باورشدہ ہے کہ، معاشرے کی بنیادی اکائی اور اپنے ارکان، خاص طور پر بچوں کے لیے پرورش اور بہبود کی خاطر ایک فطری ماحول کے طور پر خاندان کو درکار ضروری تحفظ اور معاونت مہیا کی جانی چاہیے تاکہ یہ معاشرے کے اندر اپنی ذمہ داریاں بھرپور انداز میں ادا کرسکے۔ (سی آر سی۔حقوقِ اطفال۔تمہیدی)	سی آرسی (CRC) حقوقِ اطفال
''بچوں کی پرورش، نشوونما اور نگہداشت کے لیے ایک بنیادی اکائی اور فطری ماحول کی حیثیت سے خاندان کو درکار ضروری تحفظ اور معاونت فراہم کی جانی چاہیے۔'' (ڈبلیوایس سی۔سربراہی اجلاس برائے اطفال، باضابطہ اعلان،۱۴)	ڈبلیوایس سی (WSC) سربراہی اجلاس برائے اطفال
''معاشرے کی ایک بنیادی اکائی کی حیثیت سے خاندان کے کردار کا ادراک واحساس'' (ڈبلیوایس ایس ڈی۔کوپن ہیگن، ۲۶۔ایچ)	ڈبلیوایس ایس ڈی (WSSD) کوپن ہیگن
''خاندان، معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اور اس حیثیت سے اسے مضبوط کرنا چاہیے۔ نیز اسے نہایت جامع انداز میں اور بھرپور تحفظ اور معاونت فراہم کی جانی چاہیے۔'' (ایف ڈبلیوسی ڈبلیو۔بیجنگ، ۲۹)	ایف ڈبلیوسی ڈبلیو (FWCW) بیجنگ
''خاندان، معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اور اس حیثیت سے اسے مضبوط کرنا چاہیے۔ نیزاسے نہایت جامع انداز سے اور بھرپور تحفظ اور معاونت فراہم کی جانی چاہیے۔'' (آبادکاری دوم۔استنبول،۳۱) وضاحت: 2 ۱۲	آبادکاری دوم استنبول

۲۔ خاندان، تحفظ اور معاونت کا مستحق ہے

''موجودہ معاہدے (اجلاس) میں شامل ریاستوں کو اس امر کا احساس ہے کہ: آں خاندان کے لیے وسیع پیمانے پر ممکنہ تحفظ اور معاونت فراہم کی جانی چاہیے جو معاشرے کی ایک بنیادی اور مجموعی اکائی ہے۔ (آئی سی ای ایس سی آر، حصہ اوّل، شق ۱۔۱)	آئی سی ای ایس سی آر (ICESCR) معاشی اور سماجی

۱۲۔ Second United Nations Conference on Human Settlements, Chapter III. 40-K

مماثل بیانات

''خاندان، معاشرے کی ایک فطری اور بنیادی مجموعی اکائی ہےاور معاشرے و ریاست کی طرف سے تحفظ کا مستحق ہے'' (عالمی اعلامیہ،شق ۳۔۱۶)	عالمی اعلامیہ
''خاندان، معاشرے کی ایک فطری اور بنیادی اکائی ہے اور معاشرے اور ریاست کی طرف سے تحفظ کا مستحق ہے۔'' (آئی سی سی پی آر،شق ۱۔۲۳)	آئی سی سی پی آر (ICCPR) شہری اور سیاسی
''یہ امر باور شدہ ہے کہ معاشرے کی بنیادی اکائی اور اپنے ارکان خاص طور پر بچوں کے لیے پرورش اور بہبود کی خاطر ایک فطری ماحول کے طور پر خاندان کو درکار ضروری تحفظ اور معاونت مہیا کی جانی چاہیے تاکہ یہ معاشرے کے اندر اپنی ذمہ داریاں بھرپور انداز سے ادا کرسکے۔ (سی آر سی۔حقوقِ اطفال،تمہیدی)	سی آر سی (CRC) حقوقِ اطفال
''خاندان، معاشرے کی بنیادی اکائی ہے، اور اس حیثیت سے اسے مضبوط کرنا چاہیے، نیز اسے نہایت جامع انداز میں اور بھرپور تحفظ اور معاونت فراہم کی جانی چاہیے۔ (آئی سی پی ڈی۔قاہرہ، دوسرا باب، اصول نہم)	آئی سی پی ڈی (ICPD) قاہرہ
''معاشرے کی ایک بنیادی اکائی کی حیثیت سے خاندان کے کردار کا احساس وادراک بڑا اہم ہے'' (ڈبلیو ایس ایس ڈی۔کوپن ہیگن، ۱۲۶ایچ)	ڈبلیو ایس ایس ڈی (WSSD) کوپن ہیگن
''خاندان، معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اور اس حیثیت اسے مضبوط کرنا چاہیے، نیز اسے نہایت جامع انداز میں اور بھرپور تحفظ اور معاونت فراہم کی جانی چاہیے۔'' (ایف ڈبلیوسی ڈبلیو۔ بیجنگ ۲۹)	ایف ڈبلیوسی ڈبلیو (FWCW) بیجنگ
''خاندان، معاشرے کی بنیادی اکائی ہے، اور اس حیثیت سے اسے مضبوط کرنا چاہیے، نیز اسے نہایت جامع انداز میں اور بھرپور تحفظ اور معاونت فراہم کی جانی چاہیے۔'' (آبادکاری۔ دوم۔ استنبول،۳۱)	آبادکاری ۔دوم استنبول

شادی

۳۔ مرد وخواتین کا شادی کرنے اور ایک خاندان کی بنیاد ڈالنے کا حق

''شادی کی عمر کو پہنچنے والے مرد وخواتین کی طرف سے شادی کرنے اور خاندان کی بنیاد رکھنے کا حق تسلیم کیا جائے گا'' (آئی سی سی پی آر،شق ۲۔۲۳)	آئی سی سی پی آر (ICCPR) شہری اور سیاسی

’’نسل، قومیت یا مذہب سے قطع نظر، تمام بالغ مردو خواتین کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ شادی کریں اور ایک خاندان کی بنیاد ڈالیں۔ نیز، انہیں، شادی، اور اس کی تحلیل کے ضمن میں مساوی حقوق حاصل ہیں۔‘‘ (عالمی اعلامیہ، شق ا۔۱۶)	عالمی اعلامیہ

مماثل بیانات

’’شادی کے لیے دونوں متوقع میاں بیوی کی طرف سے آزادانہ باہمی رضامندی نہایت ہی ضروری ہے اور خاوند اور بیوی مساوی ساتھی ہونی چاہئیں۔‘‘ (آبادکاری، دوم، ۳۱)	آبادکاری، دوم استنبول
’’مردو خواتین کی مساوی حیثیت کی بنیاد پر ریاستی فریقین اس امر کو یقینی بنائیں گی کہ: اے شادی کرنے کے ضمن میں یکساں حق بی۔ اپنی آزادانہ رائے کے مطابق اپنے ساتھی کا انتخاب کرنے اور اپنی مکمل مرضی اور رضامندی کے ذریعے شادی کرنے کا یکساں حق سی۔ شادی کے دوران اور اس کی تحلیل کی ضمن میں یکساں حقوق و ذمہ داریاں (سی ای ڈی اے ڈبلیو۔ ا۔۱۶اے۔بی۔سی)	سی ای ڈی اے ڈبلیو (CEDAW) تعصب برائے خواتین

۴۔ خاوند اور بیوی مساوی ساتھی ہونا چاہئیں

’’شادی کے لیے دونوں متوقع فریقین کی طرف سے آزادانہ باہمی رضامندی نہایت ہی ضروری ہے اور خاوند اور بیوی مساوی ساتھی ہونے چاہئیں۔ (آئی سی پی ڈی۔ قاہر، باب دوم، اصول ۹)	آئی سی پی ڈی (ICPD) قاہرہ
’’شادی کے لیے دونوں متوقع فریقین کی طرف سے آزادانہ باہمی رضامندی نہایت ہی ضروری ہے اور خاوند اور بیوی مساوی ساتھی ہونا چاہئیں۔ (آبادکاری، دوم، استنبول، ۳۱)	آبادکاری، دوم استنبول

مماثل بیانات

’’نسل، مذہب یا قومیت سے قطع نظر، تمام بالغ مردو خواتین کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ شادی کریں اور ایک خاندان کی بنیاد ڈالیں۔ نیز، انہیں شادی، شادی کے دوران اور اس کی تحلیل کے ضمن میں مساوی حقوق حاصل ہیں۔‘‘ (عالمی اعلامیہ، شق ا۔۱۶)	عالمی اعلامیہ

''موجودہ معاہدے کے ذریعے ریاستیں، اس ضمن میں مناسب اقدامات کریں گی تاکہ شادی، شادی کے دوران اور اس کی تحلیل کے ضمن میں خاوند اور بیوی اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کے حوالے سے یقینی طور پر مساوی حیثیت کے حامل ہوں۔'' (آئی سی سی پی آر،شق ۴-۲۳)	آئی سی سی پی آر (ICCPR) شہری اور سیاسی
''موجودہ معاہدے کے تحت ریاستیں، اس ضمن میں مناسب اقدامات کریں گی، تاکہ شادی، شادی کے دوران اور اس کی تحلیل کے ضمن میں خاوند اور بیوی، اپنے حقوق و ذمہ داریوں کے حوالے سے یقینی طور پر مساوی حیثیت کے حامل ہوں۔'' (آئی سی سی پی آر،شق۴-۲۳)	آئی سی سی پی آر (ICCPR) شہری اور سیاسی
ریاستیں، اس ضمن میں مناسب اقدامات کریں گی کہ مردوخواتین مساوی حیثیت کی بنیاد پر یقینی طور پر والدین کی حیثیت سے انہی حقوق اور ذمہ داریوں کے حامل ہوں گے جو حقوق، خاوند اور بیوی کی حیثیت سے انہیں حاصل ہوں گے۔'' (سی ای ڈی اے ڈبلیو،شق ۱-۱۶، ڈی۔جی)	سی ای ڈی اے ڈبلیو خواتین
''اگرچہ، خاندان کی فلاح و بہبود اور معاشرے کی ترقی کے حوالے سے خواتین کے کردار کو بھرپور طور پر تسلیم نہیں کیا گیا، بہرحال، اس امر کو ذہن میں رکھتے ہوئے، مامتا اور خاندان میں دونوں والدین کا کردار اور بچوں کی پرورش کے حوالے سے اس امر سے باخبر ہوتے ہوئے بچے کی پیدائش کے ضمن میں خواتین کے کردار کا انحصار تعصب کی بنیاد پر نہیں ہونا چاہیے بلکہ بچوں کی پرورش کے حوالے سے، مردوخواتین کی ذمہ داری مشترک ہونی چاہیے۔'' (سی ای ڈی اے ڈبلیو،خواتین،تمہیدی)	سی ای ڈی اے ڈبلیو (CEDAW) خواتین برائے تعصب
''اپنے بچوں کی پرورش اور نشوونما کے حوالے سے مردوخواتین کی مشترک ذمہ داری کا احساس وادراک۔'' (سی ای ڈی اے ڈبلیو،خواتین،شق ۵ بی)	سی ای ڈی اے ڈبلیو (CEDAW) خواتین
''مردوخواتین کی طرف سے خاندان کے لیے مساوی ذمہ داریاں اور ان کے درمیان ہم آہنگی پر مبنی رفاقت، ان کی فلاح و بہبود اور ان کے خاندانوں کے علاوہ جمہوریت کے استحکام کے لیے بھی بہت اہم ہے۔'' (ایف ڈبلیوسی ڈبلیو باضابطہ اعلان ۱۵) وضاحت: ۳	ایف ڈبلیوسی ڈبلیو (FWCW) بیجنگ

انسانی زندگی

۵۔ انسانی تشخص کا وقار،اہمیت اور قدر و قیمت

''اس امر کا ادراک ، اعتراف اور قبولیت کہ تمام انسانی حقوق، انسان میں موجود پیدائشی وقار اور قدر و قیمت سے اخذ کیے گئے ہیں۔'' (وی ڈی پی اے۔ ویانا۔تمہیدی)	وی ڈی پی اے(VDPA) ویانا

مماثل بیانات

''ہم، اقوام متحدہ کے ارکان...... بنیادی انسانی حقوق، انسانی وقار اور قدر و قیمت، مردوخواتین کے مساوی حقوق اور تمام بڑی چھوٹی اقوام پر اپنے یقین اور اعتماد کا دوبارہ اظہار کرتے ہیں، اور'' (اقوام متحدہ کا منشور، تمہیدی)	اقوام متحدہ کا منشور
''اب جب کہ اقوام متحدہ کے تمام ارکان نے اپنے منشور کے مطابق، بنیادی انسانی حقوق، انسانی وقار اورقدر و قیمت پر اپنے دوبارہ یقین اور اعتماد کا اظہار کیا ہے۔'' (عالمی اعلامیہ،تمہیدی)	عالمی اعلامیہ
''یہ ذہن میں رکھتے ہوئے کہ اقوامِ متحدہ کے ارکان نے اپنے منشور کی رُو سے بنیادی انسانی حقوق اور انسانی وقار اور قدر و قیمت اپنے دوبارہ یقین اور اعتماد کا اظہار کیا ہے۔'' (سی آر سی۔حقوق اطفال تمہیدی)	سی آر سی (CRC) حقوقِ اطفال
''اس امر کا ادراک، اعتراف اورقبولیت کہ یہ حقوق، انسان میں موجود پیدائشی وقار اورقدر و قیمت میں سے اخذ کیے گئے ہیں۔'' (آئی سی ای ایس سی آر،تمہیدی)	آئی سی ای ایس سی آر (ICESCR) معاشی اور سماجی
''اس امر کا ادراک اور اعتراف کہ یہ حقوق، انسان میں موجود پیدائشی وقار اورقدر و قیمت میں سے اخذ کیے گئے ہیں۔'' (آئی سی سی پی آر) تمہیدی	آئی سی سی پی آر (ICCPR) شہری اور سیاسی
''اس امر کا ادراک اور اعتراف کہ یہ حقوق، انسان میں موجود پیدائشی وقار اورقدر و قیمت میں سے اخذ کیے گئے ہیں۔'' (سی اے ٹی۔تمہیدی)	سی اے ٹی(CAT) اذیت اور ظلم
''ہم حلفیہ طور پر...... بیان کرتے ہیں کہ ہمیں انسانی وقار کے لیے احترام پر اعتماد اور یقین ہے۔'' (سی ای آر ڈی۔تمہیدی)	سی ای آر ڈی(CERD) نسلی تعصب
''اس امر کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے کہ اقوام متحدہ کے منشور کے ذریعے بنیادی انسانی حقوق، انسانی وقار اور قدر و قیمت اور مردوخواتین کے مساوی حقوق پر دوبارہ اعتماد اور یقین کا اظہار کیا جاتا ہے۔'' (سی ای ڈی اے ڈبلیو،تمہیدی)	سی ای ڈی اے ڈبلیو(CEDAW) خواتین

’’انسان میں موجود پیدائش وقار اور قدروقیمت کے علاوہ ان کے مساوی اور ملکیتی حقوق، دنیا میں آزادی، انصاف اور امن کی بنیاد ہیں۔‘‘ (عالمی اعلامیہ، تمہیدی)	عالمی اعلامیہ
’’انسانی وقار اور قدروقیمت کا احترام‘‘ (ایف ڈبلیوسی ڈبلیو، بیجنگ، ۳۳)	ایف ڈبلیوسی ڈبلیو FWCW خواتین کے لیے تعصب

۶۔ پیدائش سے قبل اور بعد میں بھی بچے کے لیے خاص نگہداشت اور تحفظ

’’جیسا کہ حقوقِ اطفال کے متعلق باضابطہ اعلان میں بتایا گیا ہے، یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ اپنی جسمانی اور ذہنی ناپختگی کے باعث، پیدائش سے قبل اور بعد میں بھی، مناسب قانونی تحفظ سمیت بچے کو خاص نگہداشت اور تحفظ درکار ہے۔ (سی آرسی، حقوق اطفال، تمہیدی)	سی آرسی (CRC) حقوقِ اطفال

مماثل بیانات

’’ریاستیں اس امر کو تسلیم کرتی ہیں کہ ہر بچے کو زندہ رہنے کا پیدائشی حق حاصل ہے۔‘‘ (سی آرسی، حقوقِ اطفال، شق ۱۔۶)	سی آرسی (CRC) حقوقِ اطفال
’’ریاستیں اس امر کو یقینی بنائیں گی کہ بچے کے لیے زیادہ سے زیادہ حد تک زندہ رہنے اور پرورش پانے کے لیے مواقع مہیا کیے جائیں۔ (سی آرسی، حقوق اطفال، شق ۲۔۶)	سی آرسی (CRC) حقوق اطفال
’’......مناسب صورتِ عامہ کی سہولیات تک رسائی کا حق جس کے ذریعے خواتین، حمل اور بچے کی پیدائش کے مراحل میں سے محفوظ انداز میں گزرنے کے قابل ہوسکیں گی اور جوڑوں کو صحت مند بچہ پیدا کرنے کا بہترین موقع حاصل ہوگا۔‘‘ (ایف ڈبلیوسی ڈبلیو، بیجنگ، ۹۴)	ایف ڈبلیوسی ڈبلیو (FWCW) بیجنگ

۷۔ ماں اور بچے کے لیے خاص نگہداشت، دیکھ بھال اور مدد

’’ماں اور بچہ خاص نگہداشت، دیکھ بھال اور مدد کے مستحق ہیں شادی یا بغیر شادی کے پیدا ہونے والے تمام بچے اسی سماجی تحفظ کے حقدار ہوں گے۔‘‘ (عالمی اعلامیہ، شق ۲۔۲۵)	عالمی اعلامیہ

مماثل بیانات

’’بچے کی پیدائش سے پہلے اور بعد میں ماؤں کو خاص نگہداشت، دیکھ بھال اور مدد فراہم کی جانی چاہیے...... والدین کی موجودگی یا دیگر حالات سے قطع نظر ہر قسم کے تعصب و امتیاز کے بغیر تمام بچوں کے لیے تحفظ اور نگہداشت و دیکھ بھال پر مشتمل خاص اقدامات کیے جانے چاہئیں۔‘‘ (آئی سی ای ایس سی آر،شق ۳،۲،۴۔۱۰)	آئی سی ای ایس سی آر (ICESCR) معاشی اور سماجی
’’......مناسب صحت عامہ کی سہولیات تک رسائی کا حق، جس کے ذریعے، خواتین، حمل اور بچے کی پیدائش کے مراحل میں سے محفوظ انداز سے گزرنے کے قابل ہوسکیں گی، اور جوڑوں کو صحت مند بچہ پیدا کرنے کا بہترین موقع حاصل ہوگا۔‘‘ (ایف ڈبلیوسی ڈبلیو، بیجنگ،۹۴)	ایف ڈبلیوسی ڈبلیو (FWCW) بیجنگ
’’بچے کی پیدائش سے متعلق صحت عامہ پر مشتمل منصوبے اور خدمات، اس طرح مناسب اور معقول انداز میں مرتب اور وضع کیے جانے چاہئیں کہ زچہ و بچہ کی موت کی شرح کم سے کم ہو۔‘‘ (ایجنڈا۲۱، ریو۴۹۔۵)	ایجنڈا ۲۱ ریو
’’یہ منصوبے اس طرح مرتب اور وضع کیے جانے چاہئیں کہ قبل از پیدائش نگہداشت، صحت عامہ کے متعلق تعلیم و تربیت اور والدین کا ذمہ دارانہ کردار، سمیت، صحت عامہ کی بھرپور اور جامع سہولیات فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کی جائے، نیز تمام خواتین کو، خاص طور پر بعد از پیدائش کم از کم پہلے چار ماہ تک،	ایجنڈا ۲۱ ریو
بچے کو مکمل طور پر اپنا دودھ پلانے کا موقع فراہم کیا جانا چاہیے۔ ان منصوبوں کے ذریعے خواتین کو افزائش نسل کے کردار کے حوالے سے مکمل حمایت نگہداشت و دیکھ بھال مہیا کی جانی چاہیے اور خاص طور پر تمام بچوں کے لیے مساوی اور بہترین طبی سہولیات کے علاوہ زچہ و بچہ کی موت کے	
امکان کو کم کرنے اور بیماری سے بچاؤ کے لیے، اقدامات کیے جانے چاہئیں۔‘‘ (ایجنڈا۲۱۔ریو۸۔۳) وضاحت: ۴	

والدین اور بچے

۸۔ بچوں کی پرورش اور نشو و نما کی بنیادی ذمہ داری

”بچپن سے لے کر بلوغت تک بچوں کی پرورش،نشوونما اور تحفظ خاندان کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ خاندان کے ذریعے ہی بچوں کو معاشرے کی تہذیبی اقدار کے متعلق علم ہوتا ہے۔“ (ڈبلیو ایس سی، سربراہی اجلاس برائے اطفال، پیرا۱۸)	ڈبلیوایس سی (WSC) بچے

مماثل بیانات

”بچے کے حقوق کے متعلق اجلاس کی شق ۷ کے مطابق اس امر کو یقینی بنانا چاہیے کہ پیدائش کے فوراً بعد متعلقہ محکمے میں اس کی پیدائش درج کی جائے، اس کا نام رکھا جائے، اسے قومیت عطا کیا جائے، اور اسے یہ بھی حق حاصل ہونا چاہیے کہ اسے اپنے والدین کے متعلق علم ہونا چاہیے اور یہ بھی کہ والدین اس کی نگہداشت اور دیکھ بھال کرتے ہیں۔“ (ایف ڈبلیو سی ڈبلیو۔ بیجنگ، پی۲۷۴)	ایف ڈبلیوسی ڈبلیو (FWCW) بیجنگ
”خاندان میں والدین کے کردار اور بچوں کی پرورش اورنشوونما کے حوالے سے ان کے کردار کا اعتراف وادراک کرنا چاہیے۔“ (ایف ڈبلیوسی ڈبلیو۔ بیجنگ، ۲۹)	ایف ڈبلیوسی ڈبلیو (FWCW) بیجنگ
”اگرچہ، خاندان کی فلاح و بہبود اور معاشرے کی ترقی کے حوالے سے خواتین کے کردار کو بھرپور طور پر تسلیم نہیں کیا گیا، بہرحال اس امر کو ذہن میں رکھتے ہوئے، مامتا اور خاندان میں دونوں والدین کا کردار اور بچوں کی پرورش کے حوالے سے اس امر سے باخبر ہوتے ہوئے بچے کی پیدائش کی ضمن میں خواتین کے کردار کا انحصار تعصب کی بنیاد پر نہیں ہونا چاہیے بلکہ بچوں کی پرورش کے حوالے سے مردوخواتین کی ذمہ داری مشترک ہونی چاہیے۔“ (سی ای ڈی اے ڈبلیوخواتین،تمہیدی)	سی ای ڈی اے ڈبلیو (CEDAW) خواتین کے بارے تعصب
”بچوں کی پرورش اور ان کی پرورش اور نشوونما کے ضمن میں مردوخواتین کی مشترکہ ذمہ داری کا ادراک واحساس۔“ (سی ای ڈی اے ڈبلیو،خواتین،شق بی۵)	سی ای ڈی اے (CEDAW) خواتین کے بارے تعصب

۱۱۔ خوشی، محبت اور افہام و تفہیم پر مبنی خاندانی ماحول

”اس امر کا ادراک و احساس کہ بچے کی شخصیت کی مکمل اور متوازن نشوونما کے لیے اسے خوشی، محبت اور افہام و تفہیم پر مبنی خاندانی ماحول میں پرورش پانا چاہیے۔“ (سی آرسی، حقوق اطفال، تمہیدی)	سی آرسی (CRC) بچے کے حقوق

''بچپن سے لے کر بلوغت تک بچوں کی پرورش، نشوونما اور تحفظ، خاندان کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ خاندان کے ذریعے بچوں کو معاشرے کی تہذیبی اقدار کے بارے معلوم ہوتا ہے۔ بچے کی شخصیت کی مکمل اور متوازن نشوونما کے لیے، اسے خوشی، محبت اور افہام وتفہیم پر مبنی خاندانی ماحول میں پرورش پانا چاہیے۔ اسی طرح ایک خاندانی ماحول میں بچوں کی پرورش اور نشوونما کے لیے معاشرے کے تمام اداروں کو والدین اور دیگر امداد مہیا کرنے والے اداروں کا احترام کرنا چاہیے اور ان کی مدد کرنی چاہیے۔'' (ڈبلیو ایس سی۔ سربراہی اجلاس برائے اطفال، پیرا،۱۸)	ڈبلیو ایس سی (WSC) بچے

مماثل بیانات

''حقوقِ اطفال کے بارے عالمی اجلاس بھی اس امر پر زور دیتا ہے کہ بچے کی شخصیت کی مکمل اور متوازن نشوونما کے لیے اسے ایک ایسے خاندانی ماحول میں پرورش پانا چاہیے یہاں اسے زیادہ سے زیادہ تحفظ حاصل ہو۔'' (ڈبلیو ڈی پی اے، ویانا، ۲۱)	ڈبلیو ڈی پی اے (WDPA) ویانا

۱۲۔ اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے انتخاب کے لیے والدین کا حق

''والدین کو یہ پیشگی حق حاصل ہے کہ وہ اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق، اپنے بچوں کے لیے تعلیم کا انتخاب کریں۔'' (عالمی اعلامیہ، شق ۳۔۲۶)	عالمی اعلامیہ

مماثل بیانات

''موجودہ معاہدے (اجلاس) میں شامل ریاستیں اس عزم کا اظہار کرتی ہیں کہ وہ والدین کی خودمختاری اور آزادی کا احترام کریں گے اور بوقت ضرورت قانونی سرپرست اپنے بچوں کے لیے سکولوں کا انتخاب کریں گے خواہ یہ سکول نجی طور پر قائم کیے گئے ہوں، جو ریاست کی طرف سے	آئی سی ای ایس سی آر (ICESCR) معاشی اور سماجی
متعین کیے گئے تعلیمی معیار کے مطابق ہوں، نیز انہیں یہ بھی حق حاصل ہے کہ وہ یہ امر یقینی بنائیں کہ ان کے بچوں کی مذہبی اور اخلاقی تعلیم، ان کے اخلاقی اور مذہبی عقائد کے مطابق ہو۔ (آئی سی ای ایس سی آر، شق ۳۔۱۳)	
''بچے کے لیے بہترین مفادات ان افراد کے لیے راہ نما اصول ہوں گے جو اس کی تعلیم اور راہ نمائی کے ذمہ دار ہیں یعنی سب سے پہلی ذمہ داری ان کے والدین کی ہے۔'' (آئی سی پی ڈی۔ قاہرہ، باب دوم، اصول ۱۰)	آئی سی پی ڈی (ICPD) قاہرہ

’’والدین اور معاشرے کی طرف سے معاونت کے اظہار کے ساتھ ساتھ مختلف منصوبوں سکولوں کے آسان نظام الاوقات، سہولیات، وظیفہ جات اور بچیوں کے خاندانوں کے لیے ان کے تعلیمی اخراجات کم کرنے، اپنی بچیوں کی تعلیم کے انتخاب کے لے والدین کی استعداد میں اضافہ کرنے اور مذہب، نسل یا تہذیب کی بنیاد پر امتیازی قوانین کو تعلیمی اداروں کے ذریعے ختم کرنے کے ضمن میں خواتین اور لڑکیوں کی طرف سے اپنے ضمیر اور مذہب کی آزادی کے احترام کے ذریعے تعلیمی اداروں میں لڑکیوں کے داخلے اور طالب علموں کی حیثیت برقرار رکھنے کے رجحان میں اضافہ کیا جانا چاہیے۔‘‘ (ایف ڈبلیوسی ڈبلیو۔ بیجنگ، ۸۰ایف)	ایف ڈبلیوسی ڈبلیو(FWCW) بیجنگ
’’عملی قدم پر مشتمل منصوبے کے پیرے ۳۔۷ میں ’’بین الاقوامی اجلاس برائے آبادی اور ترقی‘‘ نے اس کا ادراک و احساس کیا کہ بالغ افراد کی تعلیمی اور دیگر ضروریات کی تکمیل پر خاص توجہ مرکوز کرنا چاہیے اور اس ضمن میں والدین اور قانونی سرپرستوں کی ذمہ داریوں، حقوق اور فرائض کو بھی مدنظر رکھا جائے، تاکہ بچے کے حقوق کے بارے اجلاس اور خواتین کے خلاف ہر قسم کے تعصب اور امتیاز کے خاتمے کے بارے اجلاس کے مطابق بچے کو اپنے حقوق استعمال کرنے کے معاملے سے انہیں مناسب راہ نمائی مہیا کی جانی چاہیے۔‘‘ (ایف ڈبلیوسی ڈبلیو۔ بیجنگ، ۲۶۷)	ایف ڈبلیوسی ڈبلیو(FWCW) بیجنگ
’’بین الاقوامی اجلاس برائے آبادی اور ترقی کے ذریعے عملی اقدامات پر مشتمل منصوبوں کے مطابق افزائش نسل کے طریقہ ہائے، افزائش نسل اور جنسی صحت کے بارے بچیوں خاص طور پر بالغ لڑکیوں کو تعلیم فراہم کرنے	ایف ڈبلیوسی ڈبلیو(FWCW) بیجنگ
اور معلومات بہم پہنچانے کے عمل کو یقینی بنانا چاہیے۔ مزید برآں اس اجلاس کی جائزاتی اطلاع کے فیصلے کے مطابق بچیوں خاص طور پر بالغ لڑکیوں کو ذمہ دارانہ خاندانی منصوبہ بندی، خاندانی زندگی، بچے کی پیدائش سے پہلے اور بعد میں خواتین کی صحت، جنسی تعلقات کے باعث پھیلنے والی بیماریوں، HIV اور ایڈز کے تدارک اور پیرانمبر ای ۲۶۷ کے تحت والدین کے کردار کے ادراک اور احساس کے بارے تعلیم فراہم کرنے اور معلومات بہم پہنچانے کا عمل یقینی بنانا چاہیے۔‘‘ (ایف ڈبلیوسی ڈبلیو۔ بیجنگ، ۲۸۱۔ای)	

۱۳۔ اپنی بچوں کی درست مذہبی و اخلاقی تعلیم کے والدین کا حق

''موجودہ معاہدے (اجلاس) میں شامل ریاستیں اس عزم کا اظہار کرتی ہیں کہ وہ والدین کے اس حق بوقت ضرورت قانونی سر پرستوں کے اس حق کو تسلیم کریں گی کہ انہیں اپنے عقائد کے مطابق اپنے بچوں کے لیے درست مذہبی و اخلاقی تعلیم کے انتخاب کی آزادی حاصل ہے۔'' (آئی سی سی پی آر، شق ۴۔۱۸)	آئی سی سی پی آر (ICCPR) شہری اور سیاسی
''موجودہ معاہدے (اجلاس) میں شامل ریاستیں، اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ والدین کی خودمختاری اور آزادی کا احترام کریں گی اور بوقت ضرورت قانونی سر پرست اپنے بچوں کے لیے سکولوں کا انتخاب کریں یہ سکول نجی طور پر قائم کیے گئے ہوں اور ریاست کی طرف سے متعین کیے گئے تعلیمی نصاب کے مطابق ہوں، نیز انہیں یہ بھی حق حاصل ہے کہ وہ یہ امر یقینی بنائیں کہ ان کے بچوں کی مذہبی اور اخلاقی تعلیم، ان کے اپنے اخلاقی اور مذہبی عقائد کے مطابق ہو۔'' (آئی سی ای ایس سی آر، شق ۳۔۱۳)	آئی سی ای ایس سی آر (ICESCR) معاشی اور سماجی

مماثل بیانات

''خواتین کو بااختیار بنانے کی خاطر خواتین کے حوالے سے حقوق انسانی کا مکمل ادراک و احساس و نفاذ اور خواتین کے لیے بنیادی آزادی اشد ضروری ہے جبکہ قومی اور علاقائی خصوصیات اور مختلف تاریخی، تہذیبی، ثقافتی اور مذہبی پس ہائے مناظر لازمی طور پر ذہن میں رکھنے ہوں گے ریاستوں کے سیاسی، معاشی اور تہذیبی نظامات سے قطع نظر یہ ان کا فرض اور ذمہ	ایف ڈبلیوسی ڈبلیو (FWCW) بیجنگ

	داری ہے کہ وہ تمام انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کو فروغ دیں اور ان کا تحفظ کریں۔ ملکی قوانین اور مختلف لائحہ ہائے عمل، حکمت عملیوں، منصوبوں اور ترقیاتی ترجیحات سمیت، اس مجموعی منصوبے پر عمل درآمد کرانا ریاست کی اپنی اپنی ذمہ داری ہے اور یہ ذمہ داری تمام انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے علاوہ افراد کے مختلف مذاہب اور اخلاقی اقدار، تہذیبی پس ہائے منظر اور فلسفیانہ عقائد کے مکمل احترام کی اہمیت کے مطابق ہے۔ مزید براں ان کے معاشروں کو چاہیے کہ مساوات، ترقی اور امن کو رواج دینے کے لیے خواتین کو ان کے مکمل انسانی حقوق سے مستفید ہونے کے لیے ان کی بھرپور مدد کرنی چاہئیں۔'' (ایف ڈبلیوسی ڈبلیو، بیجنگ،۹)
ایف ڈبلیوسی ڈبلیو (FWCW) بیجنگ	''اپنی زندگی بسر کرنے کے طریقے کے حوالے سے اور اپنے مستقبل کے متعلق خواہشات اور توقعات کے ضمن میں لاکھوں مردوخواتین کی زندگیوں میں مذہب، روحانیت اور عقیدہ و ایمان، مرکزی کردار کے حامل ہیں۔ سوچ، ضمیر اور مذہب کی آزادی کا حق، ناقابل انکار ہے اور عالمی طور پر اس حق سے لازمی طور پر مستفید ہونا چاہیے۔ یہ حق کسی بھی افراد اور معاشرے کی طرف سے اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق خفیہ اور علی الاعلان کسی بھی مذہب اور عقیدے کی اپنائیت کے علاوہ، عبادت، اطاعت، معمول اور تبلیغ پر مشتمل ہے۔ مساوات، ترقی اور امن کو رواج دینے کے لیے ان حقوق اور آزادیوں کا مکمل اور بھرپور احترام مقصود ہے۔ مردوخواتین کی اخلاقی اور روحانی ضروریات کی تکمیل اور معاشرے میں ان کی صلاحیتوں کے بھرپور اظہار کے حوالے سے مذہب، سوچ، ضمیر اور عقیدے کے بھرپور کردار کا امکان بھی ہے اور یہ کردار عملی طور پر ادا بھی کیا جاسکتا ہے۔'' (ایف ڈبلیوسی ڈبلیو۔ بیجنگ،۲۴)
ایف ڈبلیوسی ڈبلیو (FWCW) بیجنگ	''سوچ، ضمیر، مذہب اور عقیدے کی آزادی کے حق سمیت خواتین کی بااختیار حیثیت اور ترقی کے باعث مردوخواتین کی اخلاقی، روحانی اور علمی ضروریات کی تکمیل کے ذریعے انفرادی یا معاشرتی، مجموعی طور پر اپنی خواہشات کے مطابق، معاشرے میں اپنی صلاحیت کے مکمل اظہار اور اپنی

زندگیوں کی تشکیل کا یقینی امکان پیدا ہو جاتا ہے۔'' (ایف ڈبلیوسی ڈبلیو۔ بیجنگ،اعلامیہ،۱۲)	
''ایک ایسا تعلیمی اور سماجی ماحول تخلیق ہونا چاہیے جہاں مرد وخواتین لڑکیوں اورلڑکوں کے ساتھ مساوی سلوک کیا جائے اور اپنی سوچ، ضمیر، مذہب اور عقیدے کی آزادی کے احترام کے ذریعے اپنی بھرپور صلاحیتوں کا اظہار ہو سکے، مزید براں اس ماحول کے تحت تعلیمی وسائل کے ذریعے مرد وخواتین کے غیرروایتی تصور کو فروغ حاصل ہو اور یہ ماحول مرد وخواتین کے مابین خواتین کے خلاف تعصب اور غیر مساوات کی وجوہات کو دور کرنے کے لیے مؤثر ثابت ہو۔ (ایف ڈبلیوسی ڈبلیو، بیجنگ،۷۲)	ایف ڈبلیوسی ڈبلیو (FWCW) بیجنگ
''والدین اور معاشرے کی طرف سے معاونت کے اظہار کے ساتھ ساتھ مختلف منصوبوں، سکولوں کے آسان نظام الاوقات، سہولیات، وظیفہ جات اور بچیوں کے خاندانوں کے لیے ان کے تعلیمی اخراجات کم کرنے، اپنی بچیوں کی تعلیم کے انتخاب کے لیے والدین کی استعداد میں اضافہ کرنے اور مذہب،نسل یا تہذیب کی بنیاد پر امتیازی قوانین کو تعلیمی اداروں کے ذریعے ختم کرنے کے ضمن میں خواتین اور لڑکیوں کی طرف سے اپنے ضمیر اور مذہب کی آزادی کے احترام کے ذریعے تعلیمی اداروں میں لڑکیوں کے داخلے اور امتحان طالب علموں کی حیثیت سے برقرار رکھنے کے رجحان میں اضافہ کیا جانا چاہیے۔ (ایف ڈبلیوسی ڈبلیو۔ بیجنگ، ایف ا۔۸) وضاحت: ۵	ایف ڈبلیوسی ڈبلیو (FWCW) بیجنگ

خاندانی اقدار

۱۴۔ بچے کے لیے نگہداشت، دیکھ بھال، تعلیم اور پرورش کے لیے خاندان کا کردار

''ہم اپنے آپ کے ساتھ یہ بھی وعدہ کرتے ہیں کہ بچے کے لیے نگہداشت، دیکھ بھال، تعلیم اور پرورش کے لیے خاندان کے کردار پر مبنی اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے مناسب اقدامات کریں گے۔'' (آبادکاری، دوم، استنبول،۴۰۔کے)	آبادکاری، دوم استنبول

مماثل بیانات

''بچے کی شخصیت کی مکمل اور متوازن نشوونما کے لیے اسے خوشی، محبت اور افہام وتفہیم پر مبنی خاندانی ماحول میں پرورش پانی چاہیے۔ اسی طرح ایک خاندانی ماحول میں بچوں کی پرورش اور نشوونما کے لیے تمام اداروں کو والدین اور دیگر امداد مہیا کرنے والے اداروں کا احترام کرنا چاہیے اور ان کی مدد کرنا چاہیے۔'' (ڈبلیو ایس سی سربراہ کانفرنس برائے اطفال، پیرا، ۱۸)	ڈبلیو ایس سی (WSC) بچے
''بالغ افراد کے قانونی طور پر ذمہ دار افراد کے حقوق، فرائض اور ذمہ داریوں کا ادراک واحساس۔'' (آئی سی پی ڈی۔ قاہرہ، ۴۵۔۷)	آئی سی پی ڈی (ICPD) قاہرہ
''اس معاہدے (اجلاس) میں شریک ریاستیں اس عزم کا اظہار کرتی ہیں کہ وہ والدین کے حقوق کا احترام کریں گی...... تاکہ وہ اپنے عقائد کے مطابق اپنے بچوں کو مذہبی اور اخلاقی تعلیم کی فراہمی یقینی بنا سکیں۔'' (آئی سی ای ایس سی آر، شق ۳۔۱۳)	آئی سی ای ایس سی آر (ICESCR) معاشی اور سماجی
''عملی قدم پر مشتمل منصوبے کے پیرا نمبری ۳۔۷ میں بین الاقوامی اجلاس برائے آبادی و ترقی نے اس امر کو تسلیم کیا کہ بالغ افراد کی تعلیمی اور دیگر ضروریات کی تکمیل پر خاص توجہ مرکوز کرنا چاہیے اور اس ضمن میں والدین اور قانونی سرپرستوں کی ذمہ داریوں، حقوق اور فرائض کو مدنظر رکھنا چاہیے تاکہ بچے کے حقوق کے بارے اجلاس اور خواتین کے خلاف ہر قسم کے تعصب اور امتیاز کے خاتمے کے بارے اجلاس کے مطابق بچوں کو اپنے حقوق استعمال کرنے کے حوالے سے انہیں مناسب راہ نمائی حاصل ہو سکے۔'' (ایف ڈبلیو سی ڈبلیو۔ بیجنگ، ۲۶۷)	ایف ڈبلیو سی ڈبلیو (FWCW) بیجنگ

۱۵۔ تہذیبی، مذہبی اور ذاتی طور پر اپنائی جانے والی اقدار کا احترام

''آخر کار صحت و تندرستی کا انحصار جسمانی، روحانی، حیاتیاتی، معاشی اور سماجی ماحول کے مابین کامیاب ربط اور ہم آہنگی قائم کرنے کی صلاحیت پر ہے۔ صحت منداور تندرست افراد کے بغیر مستحکم اور پائیدار ترقی ممکن نہیں ہے، یہ بھی حقیقت ہے کہ ترقیاتی سرگرمیاں کسی حد تک ماحول پر اثر انداز ہوتی ہیں جس کے باعث یا تو صحت عامہ کے مسائل پیدا ہوتے ہیں یا ان مسائل	ایجنڈا ۲۱ ریو

میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ترقی کے فقدان کے باعث اکثر افراد کی صحت پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں جنہیں صرف ترقی ہی کے ذریعے ختم کیا جاسکتا ہے۔ صحت کا شعبہ اپنے طور پر ان بنیادی ضروریات اور مقاصد کی تکمیل نہیں کرسکتا اور اس کا انحصار سماجی، معاشی اور روحانی ترقی پر ہے اور یہ عناصر ترقی کے لیے براہ راست کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کا انحصار صحت مند ماحول پر بھی ہے جس میں صاف پانی کی فراہمی گندے پانی کے نکاس کا انتظام اچھی خوراک کی فراہمی اور مناسب غذائیت کی فراہمی شامل ہے۔ محفوظ اور صحت بخش خوراک کی جانب خاص توجہ مبذول کرنی چاہیے اور خوراک میں زہریلے اجزا کے خاتمے کے علاوہ پینے کے لیے صاف پانی کی فراہمی یقینی بنانے اور گندے پانی کے نکاس، پانی کو جرثوموں اور کیمیائی زہر سے محفوظ کرنے طبی تعلیم کو فروغ دینے، بیماریوں سے بچاؤ اور زندگی بچانے والی ادویات کی فراہمی کے لیے جامع اور پائیدار حکمت عملی وضع کی جائے وضع کرنے۔ آزادی، وقار اور ذاتی طور پر اپنائی جانے والی اقدار کے علاوہ اخلاقی اور تہذیبی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تہذیبی، مذہبی اور سماجی پہلوؤں کے لحاظ سے ذمہ دارانہ خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق تعلیم کی فراہمی کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں'' (ایجنڈا ۲۱، ریو ۳۔۲)	

مماثل بیانات

''مختلف مذاہب اور اخلاقی اقدار، تہذیبی پس ہائے منظر اور ان افراد کے فلسفیانہ عقائد کا مکمل احترام کیا جائے۔'' (آئی سی پی ڈی۔ قاہرہ۔ ۱۱۔۱)	آئی سی پی ڈی (ICDP) قاہرہ
''مختلف مذاہب ،اخلاقی اقدار اور تہذیبی پس ہائے منظر کے مکمل احترام پر مبنی عملی منصوبے کے لیے مشترک بنیاد کا قیام درکار ہوگا'' (آئی سی پی ڈی۔ قاہرہ، ۱۵۔۱)	آئی سی پی ڈی (ICPD) قاہرہ
''تہذیبی اقدار اور مذہبی عقائد کا احترام۔'' (آئی سی پی ڈی۔ قاہرہ، ۴۵۔۷)	آئی سی پی ڈی (ICPD) قاہرہ

''یہ امر بھی اہم ہے کہ مستند پناہ گزینوں اور ان کے گھرانوں کو نسلی امتیاز اور نفرت وحقارت سے محفوظ رکھا جائے اور ان کی عزتِ نفس، وقار، مذہبی عقائد اور تہذیبی اقدار کا احترام کیا جائے۔'' (آئی سی پی ڈی۔ قاہرہ، ۹۔۱۰)	آئی سی پی ڈی (ICPD) قاہرہ
''مستند پناہ گزینوں کی تہذیبی اور مذہبی اقدار، عقائد اور معمولات کے احترام کو اس حیثیت سے یقینی بنایا جائے کہ جیسے یہ پناہ گزین، قانونی شہری اور عالمی طور پر تسلیم شدہ انسانی حقوق کے مستحق ہیں۔'' (آئی سی پی ڈی۔ قاہرہ، ۱۰۔۱۰ ای)	آئی سی پی ڈی (ICPD) قاہرہ
''اس امر کا اہتمام کہ ہر ملک کے افراد کے لحاظ سے تمام آبادی اور ترقیاتی منصوبوں کے حوالے سے مختلف مذاہب اور اخلاقی اقدار اور تہذیبی پس ہائے مناظر کا مکمل احترام بین الاقوامی برادری کی طرف سے تسلیم شدہ اور موجودہ عملی منصوبے میں شامل بنیادی انسانی حقوق سے مشروط ہے۔'' (آئی سی پی ڈی۔ قاہرہ، ۳۔۱۴ ایف)	آئی سی پی ڈی (ICPD) قاہرہ
''نجی شعبے کی طرف سے اس امر کا یقینی اہتمام کہ ہر ملک کے افراد کے لحاظ سے ترقیاتی منصوبوں کے حوالے سے مختلف مذاہب اور اخلاقی اقدار اور تہذیبی پس ہائے مناظر کا مکمل احترام بین الاقوامی برادری کی طرف سے تسلیم شدہ اور موجودہ عملی منصوبے میں شامل بنیادی انسانی حقوق سے مشروط ہے۔'' (آئی سی پی ڈی۔ قاہرہ، ۱۳۔۱۵)	آئی سی پی ڈی (ICPD) قاہرہ
''ہم ریاستوں اور حکمرانوں کے سربراہان، اس سماجی ترقی کے لیے سیاسی، معاشی، اخلاقی اور روحانی مقصد اور تصور کے ساتھ بالکل متفق ہیں جس کی بنیاد انسانی وقار، انسانی حقوق، مساوات، احترام، امن، جمہوریت، باہمی ذمہ داری اور تعاون کے علاوہ افراد کے مختلف مذاہب اور اخلاقی اقدار اور تہذیبی پس ہائے مناظر کے مکمل احترام پر ہے۔'' (ڈبلیو ایس ایس ڈی۔ کوپن ہیگن، ۲۵)	ڈبلیو ایس ایس ڈی (WSSD) کوپن ہیگن

''اس امر کا احساس و ادراک کہ سماجی ترقی کے لیے طریقہ ہائے کار، حکمت عملیوں، منصوبوں اور عملی اقدامات کی تشکیل اور نفاذ پر ملک کی ذمہ داری ہے اور ہر ملک کے اپنے اپنے معاشی، سماجی اور ماحولیاتی فرق کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ تمام انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے لحاظ سے مختلف مذاہب اور اخلاقی اقدار تہذیبی پس ہائے منظر اور فلسفیانہ عقائد کا مکمل احترام کیا جائے۔'' (ڈبلیو ایس ایس ڈی۔ کوپن ہیگن، ۲۸)	ڈبلیوایس ایس ڈی (WSSD) کوپن ہیگن
''ملکی قوانین اور ترقیاتی ترجیحات، منصوبوں اور حکمت عملیوں کے ذریعے عمل درآمد سمیت، منصوبۂ آبادکاری کا نفاذ، تمام انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے مطابق ہر ملک کی اپنی خودمختار ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری اور حق میں ترقی کرنے کا حق مختلف افراد کے مختلف مذاہب اور اخلاقی اقدار، تہذیبی پس ہائے منظر اور فلسفیانہ عقائد کا مکمل احترام اور ان کی اہمیت کو مدنظر رکھنے کا عمل شامل ہے۔ اس حق کے ذریعے یہ افراد اپنے تمام انسانی حقوق سے مستفید ہوتے ہیں تاکہ تمام انسانی مستقل آبادکاریوں کے مناسب تحفظ پر مبنی مقاصد حاصل کیے جاسکیں۔'' (آبادکاری، دوم، ۲۴)	آبادکاری، دوم استنبول
''منصفانہ انسانی آبادکاریاں وہ ہیں، جہاں کسی بھی قسم کے نسلی، رنگ، جنس، زبان، مذہب، سیاسی یا دیگر نظریے، قومی یا سماجی شہریت، جائیداد، پیدائشی یا دیگر حیثیت پر مبنی تعصب اور امتیاز کے بغیر تمام افراد کو رہائش، معاشرتی ڈھانچے، طبی سہولیات، خوراک، پانی اور تعلیم کی مناسب فراہمی کے علاوہ کھلی جگہوں تک مساویانہ رسائی ہو۔ مزید براں اس قسم کی انسانی آبادکاریاں، تعمیری اور اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے، معاشی وسائل تک مساوی رسائی کا مساوی موقع فراہم کرتی ہیں، ان مواقع میں حق وراثت، زمین اور دیگر جائیداد کی ملکیت کا حق، قرض حاصل کرنے کا حق، قدرتی وسائل اور مناسب قیمتی مہارتوں کے حصول کا حق، شامل ہے۔ نیز ان مواقع میں، ذاتی، روحانی، مذہبی، تہذیبی اور سماجی ترقی کے لیے مساوی مواقع کے حقوق بھی شامل ہیں۔'' (آبادکاری، دوم، ۲۷)	آبادکاری، دوم استنبول

''ہر کسی کو اپنی مرضی کے مطابق انداز فکر، ضمیر اور مذہب اختیار کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اس حق میں اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق، مذہب یا عقیدہ اختیار کرنے کی آزادی بھی شامل ہوگی۔ اس کے علاوہ اس حق میں انفرادی اور مجموعی طور پر، نجی یا علی الاعلان اپنی عبادت، اطاعت گزاری، رسم و رواج اور تبلیغ کے ذریعے اپنے مذہب یا عقیدے کے اظہار کی آزادی بھی شامل ہوگی۔ (آئی سی سی پی آر۔شق ا۔۱۸)	آئی سی سی پی آر (ICCPR) شہری اور سیاسی
''ایک ہنگامی معاملے کی حیثیت سے اپنے اپنے ملک کے مخصوص حالات اور قانونی نظامات کے مطابق حکومتوں کو ایسے عملی اقدامات کا نفاذ کرنا چاہیے جن کے باعث یہ امر یقینی ہوجائے کہ مردوخواتین اپنی مرضی کے مطابق اور ذمہ دارانہ طور پر اپنے بچوں کی تعداد اور ان کے لیے مناسب رہائشی سہولیات کے متعلق فیصلہ کرسکیں اور نہایت معقول طور پر انہیں معلومات، تعلیم اور دیگر ذرائع تک رسائی حاصل ہو تاکہ وہ اخلاقی اور تہذیبی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی آزادی وقار اور ذاتی طور پر اپنائی جانے والی اقدار کے مطابق اپنے اس حق کو استعمال کرنے کے قابل ہوسکیں۔ حکومتوں کو چاہیے کہ وہ تدارکی اور علاجی طبی سہولیات مہیا کرنے اور انہیں مضبوط کرنے پر تین عملی منصوبوں کے لیے فعال اور مستعد اقدامات کریں۔ ان سہولیات میں بطور خاص خواتین کے لحاظ سے موثر تولیدی طبی نگہداشت اور کم خرچ، قابل رسائی خدمات شامل ہیں، جو ذمہ دارانہ خاندانی منصوبہ بندی کے لیے نہایت مناسب ہوں اور اس ضمن میں اخلاقی اور تہذیبی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آزادی، وقار اور ذاتی طور پر اپنائی جانے والی اقدار کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ ایسے منصوبے تشکیل دیئے جائیں جو قبل از پیدائش طبی نگہداشت، طبی معلومات اور والدین کی حیثیت سے ذمہ دارانہ کردار سمیت بھرپور اور جامع طبی نگہداشت فراہم کرنے کے لیے مخصوص ہوں اور تمام خواتین کو یہ موقع حاصل ہو کہ وہ بچے کی پیدائش کے بعد بچے کو کم از کم پہلے چار ماہ کے دوران، بھرپور طور پر اپنا دودھ پلاسکیں۔ ان منصوبوں کے ذریعے خواتین کے تعمیری اور تولیدی کرداروں	ایجنڈا ۲۱ ریو

	کی بھرپور حوصلہ افزائی کی جائے اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے بھی مناسب اقدامات کیے جائیں اور خاص طور پر اس امر کی طرف توجہ دی جائے کہ تمام بچوں کو بہتر اور مساوی طبی سہولیات اور نگہداشت مہیا کی جائے اور زچہ و بچہ کی موت اور بیماری کے خطرے کو کم کیا جائے۔'' (ایجنڈا ۲۱۔ریو ۸۔۳۔ ج)
ایجنڈا ۲۱ ریو	''جہاں تک مناسب ہو افزائش نسل کے متعلق طبی منصوبے اور خدمات اس لحاظ سے وضع کیے جائیں اور ان میں اضافہ کیا جائے کہ ہر قسم کی وجوہات کے باعث زچہ و بچہ کی موت کی شرح کو کم کیا جائے اور مرد وخواتین کو یہ موقع مہیا کیا جائے کہ وہ اپنی آزادی اور وقار اور ذاتی طور پر اپنائی جانے والی اقدار کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی ذاتی خواہشات کے مطابق اپنے گھرانے کی تعداد کا فیصلہ کرسکیں۔'' (ایجنڈا ۲۱۔ریو)
ایجنڈا ۲۱ ریو	''آبادی کے متعلق ملکی حکمت عملی پر مبنی وہ اہداف اور منصوبے وضع کیے جائیں اور انہیں عملی جامہ پہنایا جائے جو ملکی استحکام کی خاطر ماحول اور ترقیاتی منصوبوں کے مطابق ہوں اور اس ضمن میں، افراد کی آزادی، وقار اور ذاتی طور پر اپنائی جانے والی اقدار کو مدنظر رکھا جائے۔'' (ایجنڈا ۲۱۔ریو)[۱۳]
ایجنڈا ۲۱ ریو	''جہاں تک مناسب ہو افزائش نسل کے متعلق طبی منصوبے اور خدمات اس لحاظ سے وضع کیے جائیں اور ان میں اضافہ کیا جائے کہ ہر قسم کی وجوہات کے باعث زچہ و بچہ کی موت کی شرح کو کم کیا جائے اور مرد وخواتین کو یہ موقع مہیا کیا جائے کہ وہ اپنی آزادی اور وقار اور ذاتی طور پر اپنائی جانے والی اقدار کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی ذاتی خواہشات کے مطابق اپنے گھرانے کی تعداد کا فیصلہ کرسکیں۔'' (ایجنڈا ۲۱۔ریو ۴۹۔۵)
ایجنڈا ۲۱ ریو	''ایک ہنگامی معاملے کی حیثیت سے اپنے اپنے ملک کے مخصوص حالات اور قانونی نظامات کے مطابق حکومتوں کو ایسے عملی اقدامات کا نفاذ کرنا چاہیے جن کے باعث یہ امر یقینی ہوجائے کہ مرد وخواتین اپنی مرضی کے مطابق اور ذمہ دارانہ طور پر اپنے بچوں کی تعداد اور ان کے لیے مناسب رہائشی سہولیات کے متعلق فیصلہ کرسکیں اور نہایت معقول طور پر انہیں

۱۳۔ United Nations Confernece on Environment and Development, Health 6.3.

معلومات، تعلیم اور دیگر ذرائع تک رسائی حاصل ہو تا کہ وہ اخلاق اور تہذیبی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی آزادی وقار اور ذاتی طور پر اپنائی جانے والی اقدار کے مطابق اپنے اس حق کو استعمال کرنے کے قابل ہوسکیں۔(ایجنڈا ۲۱۔ریو۔۵۔۵)	
’’حکومتوں کو چاہیے کہ وہ تدارکی اور علاجی طبی سہولیات مہیا کرنے اور انہیں مضبوط کرنے پر تین عملی منصوبوں کے لیے فعال اور مستعد اقدامات کریں۔ ان سہولیات میں بطور خاص خواتین کے لحاظ سے موثر تولیدی طبی نگہداشت اور کم خرچ، قابل رسائی خدمات شامل ہیں، جو ذمہ دارانہ خاندانی منصوبہ بندی کے لیے نہایت مناسب ہوں اور اس ضمن میں اخلاقی اور تہذیبی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آزادی، وقار اور ذاتی طور پر اپنائی جانے والی اقدار کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے۔(ایجنڈا ۲۱۔ریو۵۱۔۵)	ایجنڈا ۲۱ ریو
’’مختلف بین الاقوامی اجلاسوں میں جامع مذاکرات اور گفتگو کے ذریعے کئی ایک مقاصد و اہداف کا تعین کیا گیا۔ ان اجلاسوں میں واضح طور پر تمام حکومتوں، اقوام متحدہ کی متعلقہ تنظیموں (UNICEF ،WHO، UNDP ،UNESCO ،UNFDA اور عالمی بنک سمیت) اور کئی ایک غیرسرکاری اداروں نے شرکت کی۔ ان اہداف و مقاصد (مندرجہ ذیل فہرست میں شامل اور دیگر) کے لیے اس لحاظ سے سفارش کی گئی کہ جہاں ممکن ہو تمام ممالک اپنے اپنے مخصوص حالات، معیارات، ترجیحات اور وسائل کی دستیابی کے مطابق، انہیں عملی جامہ پہنائیں۔ اس ضمن میں اخلاقی اور تہذیبی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ،آزادیذ وقار اور ذاتی طور پر اپنائی جانے والی اقدار کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے۔‘‘(ایجنڈا ۲۱۔ریو،۱۲۔۲)	ایجنڈا ۲۱ ریو

''ایک ہنگامی معاملے کی حیثیت سے اپنے اپنے ملک کے مخصوص حالات اور قانونی نظامات کے مطابق حکومتوں کو ایسے عملی اقدامات کا نفاذ کرنا چاہیے جن کے باعث یہ امر یقینی ہوجائے کہ مرد وخواتین اپنی مرضی کے مطابق اور ذمہ دارانہ طور پر اپنے بچوں کی تعداد اور ان کے لیے مناسب رہائشی سہولیات کے متعلق فیصلہ کرسکیں اور نہایت معقول طور پر انہیں معلومات، تعلیم اور دیگر ذرائع تک رسائی حاصل ہو تاکہ وہ اخلاقی اور تہذیبی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی آزادی وقار اور ذاتی طور پر اپنائی جانے والی اقدار کے مطابق اپنے اس حق کو استعمال کرنے کے قابل ہوسکیں۔'' (ایجنڈا ۲۱، ریو، ۲۔۲۴جی)	ایجنڈا ۲۱ ریو
''تدارکی اور علاجی طبی سہولیات مہیا کرنے اور انہیں مضبوط کرنے پر مبنی عملی منصوبوں کے لیے فعال اور مستعد اقدامات کریں۔ ان اقدامات وسہولیات میں بطور خاص خواتین کے لحاظ سے موثر تولیدی طبی نگہداشت اور کم خرچ، قابل رسائی خدمات شامل ہیں، جو ذمہ دارانہ خاندانی منصوبہ بندی کے لیے نہایت مناسب ہوں اور اس ضمن میں اخلاقی اور تہذیبی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آزادی، وقار اور ذاتی طور پر اپنائی جانے والی اقدار کے مطابق اپنے حق کو استعمال کرنے کے قابل ہوسکیں۔'' (ایجنڈا۔۲۱، ریو، ۳۔۲۴جی)	ایجنڈا ۲۱ ریو
''معاشی، سماجی، تہذیبی یا انسانی عنصر کے لحاظ سے بین الاقوامی مسائل کو حل کرنے اور انسانی حقوق کے علاوہ نسل، جنس، زبان یا مذہب کے امتیاز کے بغیر بنیادی حقوق کے فروغ اور ان کے احترام کو مزید تقویت مہیا کرنے کے لیے بین الاقوامی تعاون کا حصول۔'' (اقوام متحدہ کا منشور، شق ۳۔۱)	اقوام متحدہ کا منشور
''اپنی زندگی بسر کرنے کے طریقے کے حوالے سے اور اپنے مستقبل کے متعلق خواہشات اور توقعات کے ضمن میں لاکھوں مرد وخواتین کی زندگیوں میں مذہب، روحانیت اور عقیدہ و ایمان، مرکزی کردار کے حامل ہیں۔ اندازفکر، ضمیر اور مذہب کی آزادی کا حق، ناقابل انکار ہے اور عالمی طور پر اس حق سے لازمی طور پر مستفید ہونا چاہیے۔ یہ حق کسی بھی افراد اور معاشرے کی طرف سے اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق خفیہ اور علی الاعلان	ایف ڈبلیوسی ڈبلیو (FWCW) بیجنگ

	کسی بھی مذہب اور عقیدے کی اپنائیت کے علاوہ، عبادت، اطاعت، معمول اور تبلیغ پر مشتمل ہے۔ مساوات، ترقی اور امن کو رواج دینے کے لیے ان حقوق اور آزادیوں کا مکمل اور بھرپور احترام مقصود ہے۔ مرد وخواتین کی اخلاقی اور روحانی ضروریات کی تکمیل اور معاشرے میں ان کی صلاحیتوں کے بھرپور اظہار کے حوالے سے مذہب، سوچ، ضمیر اور عقیدے کے بھرپور کردار کا امکان بھی ہے اور یہ کردار عملی طور پر ادا بھی کیا جاسکتا ہے۔'' (ایف ڈبلیو سی ڈبلیو۔ بیجنگ، ۲۴)
وی ڈی پی اے (VDPA) ویانا	''اقلیتوں سے منسلک اراد کے حقوق کی تقویت اور تحفظ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور جن ممالک میں یہ افراد رہائش پذیر ہیں ان ممالک کے سیاسی اور سماجی استحکام کے لیے اس تقویت اور تحفظ کے کردار کے لحاظ سے عالمی املاک برائے انسانی حقوق ان ممالک کی ذمہ داریوں اور فرائض کی دوبارہ تصدیق کرتا ہے کہ یہ ممالک اس امر کو یقینی بنائیں کہ اقلیتوں سے منسلک وہ افراد کسی بھی تعصب کے بغیر اور ملکی یا نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتوں سے منسلک افراد کے حقوق کے مطابق موثر طور پر تمام انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں سے مکمل طور پر مستفید ہوں۔ اقلیتوں سے منسلک افراد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی تہذیب اپنائیں، اپنا مذہب اپنائیں اور اس کے مطابق عمل کریں اور اپنی زبان استعمال کریں اور اپنے ان حقوق کا اظہار و استعمال خفیہ یا اعلانیہ، آزادانہ طور پر یا کسی بھی قسم کے تعصب اور امتیاز کے بغیر کریں۔'' (وی ڈی پی اے، ویانا، ۱۹-۱)
	''عالمی اجلاس برائے انسانی حقوق تمام حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے بین الاقوامی فرائض اور ذمہ داریوں کے مطابق اپنے متعلقہ قانونی نظامات کے مطابق ہر قسم کے مناسب اقدامات کریں تاکہ مذہب یا عقیدے کے بنیاد پر عدم برداشت اور متعلقہ تشدد کا تدارک اور مقابلہ کیا جائے۔ مزید براں، یہ عدم برداشت اور تشدد خواتین کے خلاف تعصب پر بھی مشتمل ہے اور اس میں مقدس مقامات کی بے حرمتی بھی شامل ہے اور

	اس ضمن میں یہ امر بھی قابل ادراک ہے کہ ہر فرد کو سوچنے، اپنے ضمیر کے مطابق فیصلہ کرنے، اظہار رائے اور اپنی مرضی کے مطابق مذہب اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔ نیز یہ اجلاس تمام ممالک کو دعوت دیتا ہے کہ وہ ''عقائد یا مذہب کی بنیاد پر ہر قسم کے عدم برداشت اور تعصب کو دور کرنے کے متعلق باضابطہ اعلان'' کے تقاضوں کے مطابق عملی قدم اٹھائیں۔'' (وی ڈی پی اے۔ ویانا، دوم۔۲۲) وضاحت: ۶

(وضاحتیں)

وضاحت:۱

بین الاقوامی دستاویزات میں سے مختلف اقتباسات آیندہ صفحات میں پیش کرتے ہوئے اس امر کا بھی اعتراف کیا جاتا ہے کہ ان پیش کردہ اقتباسات کا لب ولہجہ اور معلومات، خاندان، کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہیں۔ بہرحال، اس لب و لہجے اور معلومات کی بہتر اور اچھی نوعیت سے باخبر ہوتے ہوئے۔ جو خاندان کی حمایت میں ہے اور اس لب و لہجے اور معلومات پر ارتکاز توجہ کرتے ہوئے، ان مقالات اور دستاویزات کو خاندانی اکائی کی زیادہ سے زیادہ حمایت اور مدد کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

وضاحت:۲

۱۹۹۰ کی دہائی میں، اجلاس کی دستاویزات ''خاندان'' بالمقابل ''خاندانوں'' کے مناسب استعمال کے بارے، کافی زیادہ بحث چھڑ گئی تھی۔ لفظ ''خاندان'' باپ، ماں اور بچوں پر مشتمل ایک فطری خاندان کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے۔ لفظ ''خاندانوں'' کو کچھ لوگ، ایک خاندان کی ''مختلف اشکال'' سمجھتے ہیں جن میں ''ہم جنسی شادی'' پر مشتمل خاندان بھی شامل ہے۔

اسی طرح لفظ ''فرد'' بالمقابل ''خاندان'' کے استعمال کے بارے میں ایک اور شدید بحث کا آغاز ہوا۔ ''خاندان کی ٹوٹ پھوٹ'' کا ایک نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ لوگ یہ سمجھنے لگے کہ اب حکومتوں کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو ''خاندان کے ارکان'' کے بجائے ''افراد'' سمجھیں۔ اس نظریے کے باعث بچوں کو حکومت کی نظر میں ''نابالغ'' سمجھا جانے لگا۔

اس ضمن میں بہترین حل یہ ہے کہ خاندانی اکائی کو مضبوط کرنے پر توجہ مرکوز کی جائے، ایک مستحکم اور مضبوط خاندان، مجموعی طور پر معاشرے کو استحکام بخشتا ہے اور ہر فرد کو اس کی ذہنی اور جسمانی ترقی کے لیے ایک امدادی ڈھانچہ مہیا کرتا ہے۔

وضاحت:۳

۱۹۹۰ کی دہائی میں منعقد ہونے والے اجلاسوں کی دستاویزات میں ایک خاندان کا آغاز کرنے کی خاطر مرد اور عورت کے بندھن کو قانونی طور پر تسلیم نہیں کیا گیا۔ جب ترقی یافتہ ممالک میں ''جنسی حقوق'' اور ''اسقاطِ حمل'' جیسی اصطلاحات، زیادہ سے زیادہ عام ہوئیں تو اس کے ساتھ ساتھ ''شادی'' کی اصطلاح کم سے کم حیثیت اختیار کرتی گئی۔ اکثر

لوگ شادی کی قانونی منظوری کے بغیر اور بچوں کے ضمن میں کم طویل المدت ذمہ داری کی بنیاد پر زندگی بسر کرنے کو ترجیح دینے لگے تھے۔

مخصوص الفاظ ''خاوند'' اور ''بیوی'' کے بجائے عام الفاظ مثلاً ''ساتھی'' اور ''جوڑا'' مروج ہوگئے۔ ان الفاظ میں ''ہم جنسی شادی'' شامل کرنے کی خاطر ان میں تبدیلی کی جا رہی تھی۔

اقوام متحدہ کے گزشتہ اجلاس کی ایک اہم کامیابی ''شادی'' کے لفظ کے بعد ''خاوند اور بیوی'' کے الفاظ کی دوبارہ شمولیت ہے۔

وضاحت: ۴

''جنسی آزادی'' اور ''اسقاطِ حمل'' جیسے اقدامات رواج پا جانے کے ذریعے انسانی وقار اور قدر و قیمت میں ٹوٹ پھوٹ واقع ہو چکی ہے۔ مزید براں کچھ انقلابی سرکاری ادارے ''بچے کی پیدائش کے متعلق انسانی حقوق'' پر زور دیتے رہے ہیں جن میں ''اسقاطِ حمل کا حق'' بھی شامل ہے۔ اگر ''اسقاطِ حمل کے حق'' کو انسانی حق تصور کر لیا جائے تو جن ممالک میں اسقاطِ حمل پر قوانین کے ذریعے پابندی عائد کی گئی ہے تو ان سے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ مطلوبہ قوانین میں تبدیلی کریں۔ اگر بچوں کی خواہش مزید نہ رہے اور انسانی زندگی کم تر سمجھی جائے تو پھر دنیا میں جانوروں اور درختوں کی مخصوص نسلوں کی تباہی سے کہیں زیادہ تباہی واقع ہوگی۔

اس مسئلے کا حل مندرجہ ذیل ہے:

۱۔ انسانی زندگی کے احترام پر مبنی رویے کا اعادہ

۲۔ ماں کی اہمیت اور کردار کے احترام اور تعریف کا دوبارہ اظہار

۳۔ ان باپوں کے لیے عزت و احترام کا اظہار جنہیں اپنے بچوں سے پیار ہے اور وہ انہیں مناسب ضروریات زندگی مہیا کرتے ہیں اور

۴۔ بوڑھے اور ضعیف افرادِ خانہ کے لیے عزت کا اظہار اور ان کے لیے شفقت بھری نگہداشت و دیکھ بھال۔

وضاحت: ۵

خواتین کو بااختیار بنانے کی کوشش کے ضمن میں توجہ کا ارتکاز گھر سے ''دفتر'' کی طرف منتقل ہو چکا ہے۔ اب خواتین کا کردار بچوں کی معیاری پرورش اور تربیت کے لحاظ سے نہیں بلکہ دفتر میں معیاری کارکردگی کے لحاظ سے متعین کیا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں ماؤں کی اس لحاظ سے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ اپنا وقت ملازمت میں صرف کریں اور باپوں کو یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنا وقت بچوں کے ساتھ گزاریں اور گھر کے کام کاج کریں۔ اگرچہ بچوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے کے ضمن میں، مرد و خواتین کی مساوی حیثیت کے بہت ہی قابلِ قدر مقاصد ہیں لیکن بچوں کو اپنی ماؤں کی طرف سے کم از کم طور پر پرورش اور نگہداشت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اب جبکہ والدہ کا کردار فرسودہ حیثیت اختیار کر چکا ہے تو بچے اپنی شخصیت کی شناخت کے لیے بدمعاش اور غنڈے بنتے جا رہے ہیں اور منشیات کے استعمال کے عادی ہوتے جا رہے ہیں۔

بنی نوع انسان کے اچھے مستقبل کی خاطر ''والدہ کی حیثیت و کردار'' نہایت عزت و احترام کا مستحق ہے! آیئے اب ہم والدہ کی حیثیت و کردار کی تعریف و احترام پر مبنی رویے کا چلن دوبارہ عام کریں اور ذرائع ابلاغ و اطلاعات کو کہیں کہ وہ خواتین کو ''ہمدرد اور مہربان ماؤں اور خوشی سے بھرپور خاندانوں کی بانی کی حیثیت سے پیش کریں۔''

وضاحت:۶

''خاندانی اقدار'' کے تحت اس سے پہلے صفحات میں شامل اقتباسات میں آپ کو خاندانی منصوبہ بندی، یا بڑوں اور بچوں دونوں کو طبی تعلیم اور خدمات مہیا کرنے کے ضمن میں معلوم ہوگا کہ ان امور پر بہت زیادہ توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ امور مذہبی عقائد یا خاندانی ''اقدار'' کے مطابق یا ان کے ساتھ ہم آہنگ نہ ہوں۔

براہِ کرم، اس (خط کشیدہ) محفوظ لب و لہجے اور زبان کو دیکھیے اور غور کیجیے کہ جسے ''خاندان'' کے ماس، ان اقتباسات میں شامل کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ بہرحال، اگر ہم چاہتے ہیں یہ اہم الفاظ ''خاندان'' کی حفاظت کرسکیں تو ہمیں چاہیے کہ

(۱) ہم اس حقیقت سے آگاہ ہوجائیں کہ یہ تمام الفاظ موجود ہیں۔

اور (۲) ہم یہ بات سمجھ لیں کہ آزادی، وقار اور ذاتی طور پر اپنائی جانے والی اقدار کے حوالے سے اخلاق اور تہذیبی حالات مدنظر رکھتے ہوئے ان الفاظ کو ''تہذیبی، مذہبی اور سماجی پہلوؤں کے مکمل احترام'' کے لیے کس طرح استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اس دستاویز کے بارے میں مزید معلومات درج ذیل ''ای میل'' سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

roylance@att.net: